NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

ذاتی زندگی میں مداخلت: اسلامی، قانونی، اور سماجی تناظر میں حدود و قیود

Interference in Personal Life: Limits and Regulations in Islamic, Legal, and Social Perspectives

Dr. Shazia
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, Government College Women University, Faisalabad.
Email: shazia.adnan81@gmail.com
Zulekha Akbar
M.Phil Scholar, Dept.of Islamic Studies, Government College Women University
Email : zulekhaakbar30@gmail.com
Faisalabad.

Abstract

Interference in personal life is a critical issue that affects individual privacy, social harmony, and ethical values. Islam strongly emphasizes the protection of personal dignity, as outlined in the Quran and Hadith, prohibiting actions such as spying, gossiping, and unwarranted intrusion. Legally, privacy is recognized as a fundamental right in many jurisdictions, including Pakistan, where laws such as the Prevention of Electronic Crimes Act (PECA) criminalize unauthorized access to personal data. Ethical and social principles further stress the importance of maintaining personal boundaries to foster mutual respect and societal stability.

In the modern digital era, new challenges such as data breaches, cyberstalking, and unauthorized surveillance have intensified concerns about personal privacy. While certain interferences may be justified for security purposes, child protection, or crime prevention, excessive intrusion remains a violation of ethical and legal norms. This paper explores the religious, legal, and social dimensions of interference in personal life, emphasizing the need for well-defined boundaries to ensure a balanced and respectful society.

Keywords: Privacy, Islamic Perspective, Legal Framework, Social Ethics, Electronic Crimes, Human Dignity, Digital Privacy.

ARTICLE INFO
Article History:
Received:
01-02- 2025
Revised:
08-02- 2025
Accepted:
20-02- 2025
Online:
02-03- 2025

CC BY

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

1. موضوع کا تعارف

ذاتی زندگی میں مداخلت کے حدود و ضوابط ایک نہایت اہم اور حساس موضوع ہے، جو انسانی معاشرتی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتا ہے۔ ہر انسان کی اپنی زندگی میں ایک ذاتی دائرہ ہوتا ہے، جو اس کی شخصیت، جذبات، خیالات، اور فیصلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ذاتی زندگی میں مداخلت کا مطلب کسی فرد کی نجی زندگی میں غیر ضروری یا بلا اجازت شامل ہونا ہے۔ یہ عمل نہ صرف افراد کی ذہنی سکون کو متاثر کرتا ہے بلکہ سماجی تعلقات کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس مضمون میں ذاتی زندگی میں مداخلت کے حدود و ضوابط پر تفصیلی بحث کی جائے گی، اور اسلامی تعلیمات، نفسیاتی پہلوؤں، اور سماجی زندگی پر اس کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔

ذاتی زندگی کا احترام جو انسانی معاشرتی، اخلاقی، اور مذہبی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط کرتا ہے۔ ہر انسان کی زندگی میں کچھ ذاتی دائرے ہوتے ہیں جن کا احترام نہایت ضروری ہے تا کہ وہ اپنی زندگی کو آزادی، سکون، اور عزت کے ساتھ گزار سکے۔ ذاتی زندگی میں احترام کا مطلب یہ ہے کہ ہر فرد کو اپنے خیالات، جذبات، تعلقات، اور فیصلوں میں مکمل آزادی حاصل ہو، اور دوسرے لوگ اس دائرے میں بلا ضرورت مداخلت نہ کریں۔ کسی شخص کے نجی معاملات، خیالات، جذبات، اور فیصلوں کو تسلیم کیا جائے اور ان میں مداخلت نہ کی جائے۔ یہ ایک ایسا اخلاقی اصول ہے جو افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور وقار کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ قرآن و حدیث، سماجی اصول، اور نفسیاتی تحقیق سب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دوسروں کی ذاتی زندگی کا احترام کیا جائے۔ ذاتی زندگی کے احترام کو مختلف پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے، جن میں مذہبی، سماجی، اور نفسیاتی پہلو شامل ہیں۔ اسلام میں ذاتی زندگی کے احترام کو نہایت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں واضح احکامات موجود ہیں جو ہمیں دوسروں کی ذاتی زندگی میں مداخلت سے باز رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کے عَیبوں کی ٹوہ میں نہیں پڑنا چاہئے، جیسا کہ ربِّ کائنات سُورۃُ الحُجرٰت آیت نمبر 12 میں ارشاد فرماتا ہے

"وَ لَا تَجَسَّسُوْا "[1]

" اور عیب نہ ڈھونڈو۔"

مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ فرماتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے ہوئے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ پاک نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔[2]

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ دوسروں کی ذاتی زندگی میں جھانکنا اور ان کے معاملات میں مداخلت کرنا نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ اللہ کی نافرمانی بھی ہے۔ تجسس سے معاشرے میں بدگمانی اور بداعتمادی پیدا ہوتی ہے، جو رشتوں اور معاشرتی امن کو نقصان پہنچاتی ہے، جیسا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا

"المسلمُ من سلم المسلمون من لسانِه ويدِه "[3]،

" مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ دوسروں کو تکلیف دینا، چاہے وہ جسمانی ہو یا جذباتی، اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا

"يَا مَعْشَرَ مَن آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ، لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ "[4]،

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

"مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چُھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کرے گا، اللہ پاک اس کے عیب ظاہر فرمادے گا اور جس کے اللہ (پاک) عیب ظاہر کرے گا۔ اُس کو رُسوا کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔"

2. سماجی پہلو

سماجی زندگی میں ہر فرد کا کردار اور رویہ معاشرے کی تشکیل اور اس کی بہتری میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ فرد کا رویہ اور اس کے معاشرتی تعلقات ہی اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ معاشرہ کس سمت میں جائے گا اور اس کے افراد کس طرح کے ماحول میں زندگی گزاریں گے۔ ایک خوشحال اور پر امن معاشرہ اس وقت ممکن ہے جب اس کے افراد ایک دوسرے کے جذبات، حقوق، اور ذاتی آزادی کا احترام کریں۔

معاشرتی تعلقات کی بنیاد عزت اور سمجھ بوجھ پر استوار ہونی چاہیے تاکہ افراد ایک دوسرے سے تعاون کریں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت نہ ہو۔ جب لوگ ایک دوسرے کی نجی زندگی میں دخل اندازی سے اجتناب کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے عیوب کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، تو معاشرتی تعلقات میں پائیداری آتی ہے اور اعتماد کا ماحول قائم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، جب افراد ایک دوسرے کی زندگی میں تجسس اور غیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، تو وہ نہ صرف خود کو اخلاقی طور پر کمزور کر لیتے ہیں بلکہ معاشرتی تعلقات میں بھی دراڑ پیدا کرتے ہیں۔ تجسس اور غیبت جیسے رویے انسان کے ذاتی تعلقات کو متاثر کرتے ہیں، لوگوں کے درمیان بدگمانی اور فاصلہ بڑھاتے ہیں، اور معاشرے میں انتشار کا سبب بنتے ہیں۔ اگر ایک فرد اپنے ہمسایہ، دوست یا رشتہ دار کے عیب کو اجاگر کرنے کی بجائے ان کے اچھے پہلوؤں کو سامنے لائے اور ان کی مدد کرے تو یہ نہ صرف اس فرد کی شخصیت کو بلند کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے میں محبت، ہم آہنگی اور بھائی چارے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ سید جلال الدین عمر اپنی کتاب اسلام انسانی حقوق کا پاسبان میں کہتے ہیں

"انسان کے اندر خودداری اور عزت نفس کا فطری جذبہ پایا جاتا ہے۔ اس کا یہ حق ہے کہ اس کی تحقیر و تذلیل نہ ہو، اس کو بدنام اور رسوا نہ کیا جائے اور معاشرہ میں اس کا احترام ہو اور اسے عزت کی نظر سے دیکھا جائے۔ اسلام نے اسے اخلاقی اور قانونی حیثیت دی ہے۔"[5]

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے جس میں افراد کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے اور ان کے جذبات کو عزت دینے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید اور حدیث میں بار بار یہ حکم دیا گیا ہے کہ کسی کی غیبت نہ کی جائے، نہ ہی کسی کی ذاتی زندگی میں تجسس کیا جائے۔ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ہم نہ صرف اپنی ذاتی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ ایک مثالی معاشرتی نظام کی بنیاد بھی رکھ سکتے ہیں جہاں سب افراد یکجہتی اور محبت کے ساتھ رہیں۔ اسلام نے ہمیشہ اخلاقی قدروں کو فروغ دیا ہے جو معاشرتی تعلقات کی مضبوطی کا باعث بنتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں دوسروں کے حقوق کی حفاظت، ان کے عیوب کی پردہ پوشی، اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا دروازہ کھولا گیا ہے، تاکہ معاشرے میں فساد اور بداعتمادی کی جگہ محبت اور اعتماد قائم ہو۔ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَغْتَابُوا بَعْضُكُمْ بَعْضًا"[6]،

"مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو۔"

ایک اچھا معاشرہ وہی ہوتا ہے جہاں لوگ ایک دوسرے کے جذبات اور حقوق کا احترام کرتے ہیں اور دوسروں کے عیوب کو چھپاتے ہیں۔ ایسا معاشرہ ایک پرامن، مستحکم، اور خوشحال ماحول فراہم کرتا ہے جہاں افراد نہ صرف اپنی ذاتی زندگی میں سکون حاصل کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی ترقی اور فلاح میں بھی اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ یہ رویہ معاشرتی تعلقات کی مضبوطی کی ضمانت دیتا ہے اور افراد کو اخلاقی طور پر بھی بہتر بناتا ہے۔ اگر ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر دوسروں کی عزت کرے اور ان کے حقوق کا خیال رکھے، تو معاشرتی امن اور خوشحالی کا خواب حقیقت بن سکتا ہے۔ مشہور مفکر ڈاکٹر بینی پرشاد کے مطابق:

> "حقوق اور فرائض ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ اپنے نقطہ نگاہ سے دیکھیں تو وہ "حقوق" ہیں جبکہ دوسرے کے نقطہ نظر سے دیکھیں تو "فرض"۔ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ہر انسان انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے حقوق کا مطالبہ کرتا نظر آتا ہے لیکن "فرض" کیا ہیں؟ اس کی بات نہیں کرتا۔ انسانی حقوق، آزادی کی بنیادی ضرورت اور شرط ہے۔ جن کو ہر طرح کا قانونی تحفظ حاصل ہے۔ یہ ہماری زندگی کے انفرادی، سیاسی، شہری، روحانی، سماجی، معاشی اور ثقافتی پہلوؤں کی جانب توجہ دلاتے ہیں۔ انسانی حقوق کے احترام سے ہم اپنی بھرپور صلاحیت پر ترقی کرتے ہیں۔ ملک کے اندر اور باہر امن کی بنیاد رکھتے ہیں۔"[7]

معاشرتی تعلقات کو مضبوط رکھنے کے لیے ایک اور اہم پہلو خود احتسابی کا ہے۔ افراد کو چاہیے کہ وہ اپنے اعمال اور رویے پر نظر ڈالیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اگر کوئی فرد دوسروں کے عیبوں کی تلاش کرنے کی بجائے ان کی اصلاح اور بھلائی کے لیے کام کرے، تو یہ عمل نہ صرف اس فرد کے اخلاق کو بہتر بنائے گا بلکہ معاشرے میں رواداری، برداشت، اور محبت کی فضا بھی قائم کرے گا۔ جب افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں تو یہ معاشرتی ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔ تجسس اور غیبت کے بجائے صبر، تحمل، اور خیر خواہی کے اصول اپنانے سے ہم نہ صرف اپنے اعمال کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ معاشرتی ترقی میں بھی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ معاشرتی سطح پر ہر فرد کی اخلاقی ترقی اور اس کے کردار کی بہتری معاشرتی امن و سکون کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ ایک اچھا معاشرہ تب ہی ممکن ہے جب اس میں موجود افراد ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں، ایک دوسرے کی مدد کریں، اور معاشرتی تعلقات کو پائیدار بنانے کے لیے مشترکہ اصولوں پر عمل کریں۔

لہٰذا، معاشرتی اہمیت کے اصولوں پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں، دوسروں کی زندگی میں مداخلت سے بچیں، اور ان کے عیبوں کی پردہ پوشی کریں۔ یہ رویہ نہ صرف ہمارے اخلاق کو بہتر بنائے گا بلکہ ہمیں ایک ایسا معاشرہ بنانے میں مدد دے گا جہاں ہر فرد خوشحال اور پرامن زندگی گزار سکے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں، ان کی ذاتی زندگی میں مداخلت نہ کریں، اور ان کے عیوب پر پردہ ڈال کر محبت، احترام، اور حسن سلوک کے ذریعے ایک بہترین معاشرتی ماحول قائم کریں۔ اس طرح، نہ صرف ہماری ذاتی زندگی بہتر ہوگی، بلکہ پورے معاشرے میں امن، محبت اور ہم آہنگی کا ماحول پیدا ہوگا، جو آخر کار ہماری اجتماعی ترقی کی راہ ہموار کرے گا۔

3. نفسیاتی پہلو

انسانی ذہن اور نفسیات میں سکون اور اطمینان کی کیفیت پیدا کرنے کے لیے رازداری اور ذاتی زندگی کے احترام کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ جب کسی فرد کی نجی زندگی میں مداخلت نہ کی جائے، تو وہ خود کو محفوظ اور ذہنی سکون کے ساتھ محسوس کرتا ہے۔ انسان کی ذہنی اور جذباتی حالت اس کی ذاتی آزادی، احترام اور تحفظ پر منحصر ہوتی ہے۔ ایک فرد کی ذاتی حدود کا احترام کرنے سے نہ صرف اس کی ذہنی سکونت

میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کی خود اعتمادی بھی مستحکم ہوتی ہے۔اس کے برعکس، جب کسی کی ذاتی زندگی میں تجسس یا مداخلت کی جاتی ہے، تو یہ اس کی شخصیت پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے اور وہ خود کو غیر محفوظ اور عدم سکون کا شکار محسوس کرتا ہے۔سید جلال الدین عمری لکھتے ہیں

"انسان کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ اسے اپنی نجی اور شخصی زندگی میں آزادی حاصل رہے۔ اس میں بیرونی مداخلت نہ ہو۔ اسلام نے اسے اس کا ایک جائز حق قرار دیا ہے۔ اور تاکید کی ہے کہ کوئی شخص اپنے گھر یا گوشۂ تنہائی میں کیا کر رہا ہے اس کی تحقیق و تفتیش نہ کی جائے۔ اگر وہ غلط کام بھی کر رہا ہے تو یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ ہاں اگر وہ علی الاعلان کسی جرم کا ارتکاب کر رہا ہو یا اس کا عمل کسی دوسرے فرد یا معاشرہ کے لیے ضرر رساں ہو تو وہ قانون کی گرفت میں ضرور آئے گا۔ اس سلسلہ میں اسلام نے اصولی ہدایت یہ دی ہے کہ کسی بھی شخص کو پہلے ہی قدم پر محض ظن و تخمین کی بنیاد پر غلط کار اور مجرم نہ قرار دیا جائے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ بدکار و بد اطوار ہے اور اس سے کسی خیر کی توقع نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے اور سوء ظن اور بدگمانی سے کام نہ لیا جائے اس لیے کہ بعض گمان بے بنیاد ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے آدمی گناہ گار ہوتا ہے۔ سوء ظن اور تجسس کا تعلق شخصی اور نجی زندگی سے بہت گہرا ہے۔ اگر ایک شخص اجتماعی اور سماجی زندگی میں راست رو ہے تو اس کے متعلق خواہ مخواہ اس بدگمانی کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ خلوت اور تنہائی میں لازماً غلط کار ہو گا۔ اس سے آگے اسے مجرم ثابت کرنے کے لیے اس کے خفیہ امور کی چھان بین کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔"[8]

نفسیاتی طور پر، جب کسی کی ذاتی زندگی میں غیر ضروری مداخلت کی جاتی ہے، تو یہ احساسات میں اضطراب، بے اعتمادی، اور تناؤ کو جنم دیتی ہے۔ انسان جب یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی نجی باتیں یا خامیاں دوسروں کے لیے مذاق یا تنقید کا ذریعہ بن رہی ہیں، تو اس کا ذہنی سکون متاثر ہوتا ہے۔ یہ تجربات انسان کے اندر احساس کمتری اور نفسیاتی پریشانی پیدا کرتے ہیں، جو اسے ذہنی طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار بنا دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ فرد اپنے آپ کو معاشرتی تعلقات سے الگ تھلگ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے اندر کی دنیا میں سکون پانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوئی فرد اس قدر بے سکونی اور ذہنی تناؤ کا شکار ہو، تو یہ اس کی شخصیت کی دیگر جہتوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس کے نفسیاتی اثرات اس کے فیصلوں، تعلقات، اور روزمرہ کی زندگی کے معاملات پر اثرانداز ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں اگر کسی فرد کی ذاتی زندگی کی حدود کا احترام کیا جائے اور اس کی رازداری کو برقرار رکھا جائے، تو وہ نہ صرف ذہنی سکون حاصل کرتا ہے بلکہ اپنی معاشرتی زندگی میں بھی بہتر فیصلے کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس سے معاشرتی تعلقات میں بہتری آتی ہے اور فرد اپنے ذاتی مسائل اور اہداف پر زیادہ توجہ مرکوز کر پاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسان کی ذہنی سکونت اور روحانی اطمینان پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ سید جلال الدین عمری، لکھتے ہیں

"قرآن مجید اور حدیث میں واضح طور پر تجسس، غیبت اور دوسروں کی خامیوں کو اجاگر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ لگانا اور چپکے چپکے اس کی خامیوں کو تلاش کرتے پھرنا غیر اخلاقی اور ناشائستہ رویہ ہے۔"[9]

اسلام کے اصولوں پر عمل کریں تاکہ معاشرتی تعلقات میں صلح، محبت، اور سکون قائم رہ سکے۔ جب انسان اپنے آپ کو دوسروں کے تجسس یا منفی رویوں سے آزاد محسوس کرتا ہے، تو اس کی ذہنی سکونت اور خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسلام نے ہمیشہ یہ تعلیم دی ہے کہ ہر فرد کی ذاتی زندگی کی حدود کا احترام کیا جائے اور اس کے رازوں کو چھپایا جائے، تاکہ اس کی عزت اور توقیر برقرار رہے۔ اس سے فرد کو نہ صرف روحانی سکون ملتا ہے بلکہ وہ اپنے روزمرہ کے کاموں میں کامیاب بھی ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، معاشرتی تعلقات میں ہم آہنگی، محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ"[10]

"مؤمنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح ہیں، اور انہیں ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنا چاہیے۔ جب افراد اپنی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنے سے گریز کریں گے، تو معاشرتی تعلقات میں محبت اور احترام کا ماحول قائم ہو گا، جو کہ اسلامی معاشرتی اخلاقیات کے مطابق ہے۔ نفسیاتی طور پر، اگر افراد ایک دوسرے کی ذاتی زندگی میں مداخلت سے گریز کرتے ہیں اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے ہیں، تو اس سے ایک مثبت معاشرتی ماحول جنم لیتا ہے۔ جب فرد یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی ذاتی زندگی محفوظ ہے اور اس کے بارے میں تجسس نہیں کیا جا رہا، تو وہ ذہنی طور پر پرسکون رہتا ہے اور اپنے اندر ایک محفوظ جگہ محسوس کرتا ہے۔ اس سے اس کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ بہتر معاشرتی تعلقات قائم کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس طرح کا ذہنی سکون فرد کی مجموعی زندگی کے معیار کو بہتر بناتا ہے اور اسے کامیابی کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں انسان نے اپنے حقوق کے تحفظ کی غرض سے ہر زمانے میں ظلم واستبداد سے نبرد آزمائی کی ایک تاریخ رقم کی ہے۔[11]

اگر ہر فرد دوسروں کے حقوق کا احترام کرے اور ان کی زندگی میں مداخلت سے گریز کرے، تو نہ صرف اس کا ذہنی سکون برقرار رہتا ہے بلکہ پورے معاشرے میں محبت، رواداری اور ہم آہنگی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ ایک ایسے معاشرتی ماحول میں فرد کا ذہنی سکون اور خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے، اور وہ اپنے اہداف کی طرف بہتر طریقے سے قدم بڑھا سکتا ہے۔ یہی معاشرتی اصول انسان کی کامیابی، خوشحالی اور نفسیاتی سکون کی بنیاد ہیں۔ آخر کار، جب افراد ایک دوسرے کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنے کے بجائے ان کے حقوق کا احترام کرتے ہیں اور ان کی رازداری کو برقرار رکھتے ہیں، تو یہ نہ صرف ان کے ذہنی سکون اور اطمینان کو بڑھاتا ہے بلکہ پورے معاشرتی نظام میں سکون، محبت اور خوشحالی کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ اس طرح، فرد کی نفسیاتی حالت بہتر ہوتی ہے اور وہ اپنے معاشرتی تعلقات میں بھی خوشگواریت برقرار رکھتا ہے۔ انسان کی ذہنی سکونت اور نفسیاتی بہتری کے لیے یہی رازداری اور ذاتی زندگی کے احترام کی اہمیت کا بنیادی سبب ہے۔

4. قانونی پہلو

ذاتی زندگی کا احترام کسی بھی مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے اور قانونی نظام کی بنیاد پر اسے تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا حق ہے جسے ہر انسان کو حاصل ہونا چاہیے، تاکہ وہ اپنی زندگی کی نجی سرگرمیوں میں آزادی سے مشغول ہو سکے۔ ذاتی زندگی میں مداخلت انسان کے ذہنی سکون، آزادی، اور عزت نفس کو متاثر کرتی ہے، اس لیے اسے قانونی تحفظ فراہم کرنا نہ صرف اخلاقی بلکہ انسانی حقوق کا بنیادی تقاضا بھی ہے۔ دنیا بھر کے ترقی یافتہ ممالک میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین میں ذاتی زندگی کے احترام کو خاص اہمیت دی گئی ہے اور ان قوانین کا مقصد معاشرتی انصاف، فرد کی آزادی، اور مساوات کو یقینی بنانا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی دفعہ 12 کے مطابق کسی بھی شخص کی نجی زندگی، خاندان، رہائش یا خط و کتابت میں غیر قانونی مداخلت نہ کی جائے، اور نہ ہی اس کی عزت یا شہرت پر حملہ کیا جائے۔[12]

یہ اصول اس بات کا مظہر ہے کہ قانونی طور پر ہر فرد کی نجی زندگی کو تحفظ دیا گیا ہے اور اسے کسی بھی غیر قانونی مداخلت سے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اقوام متحدہ کے اس منشور نے عالمی سطح پر ذاتی زندگی کے احترام کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ہر فرد کو اپنی ذاتی حدود کے اندر رہتے ہوئے زندگی گزارنے کا حق حاصل ہو۔

اسلامی قوانین میں بھی ذاتی زندگی کے احترام کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کو ایک لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔ قرآن

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

مجید اور احادیث نبوی ﷺ میں متعدد مقامات پر تجسس، غیبت، اور دوسروں کی زندگی میں مداخلت سے منع کیا گیا ہے۔ اسلامی فقہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کسی فرد کی ذاتی معلومات یا راز دوسروں پر ظاہر کرنا یا غیر ضروری طور پر کسی کے معاملات میں مداخلت کرنا ناجائز ہے۔ کہ تجسس اور دوسروں کی ذاتی زندگی میں مداخلت ایک غیر اخلاقی عمل ہے جس سے انسان کا دل اور ذہن بدحال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ"[13]

"جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اللہ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہے۔"

یہ تعلیمات اس بات کا واضح پیغام ہیں کہ ذاتی زندگی کی حفاظت کا حکم صرف اخلاقی نہیں بلکہ شرعی طور پر بھی لازم ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، کسی کی ذاتی زندگی میں دخل اندازی یا اس کی رازداری کی خلاف ورزی کرنا نہ صرف گناہ ہے بلکہ اس سے انسان کی عزت اور وقار پر اثر پڑتا ہے۔ قانونی نظام میں ذاتی زندگی کے احترام کا اطلاق مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے تاکہ افراد کے حقوق کی حفاظت کی جا سکے۔ مثال کے طور پر، سائبر کرائم قوانین کے تحت کسی شخص کی نجی معلومات، تصاویر یا ویڈیوز کو غیر قانونی طور پر حاصل کرنا یا پھیلانا جرم قرار دیا گیا ہے۔

پاکستان میں "پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ (PECA)" کے تحت، کسی کی نجی معلومات کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ PECA کے تحت سائبر کرائمز کی روک تھام کے لیے ایک قانونی فریم ورک فراہم کیا گیا ہے، جس میں نہ صرف ذاتی معلومات کی حفاظت کی جاتی ہے بلکہ آن لائن ہراسانی اور دھوکہ دہی جیسے جرائم کا بھی سدباب کیا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت اگر کوئی شخص کسی کی ذاتی معلومات چوری کرے یا ان معلومات کو پھیلائے، تو اسے سخت سزائیں دی جا سکتی ہیں۔[14]

مزید برآں، عدالتی نظام کے تحت بھی ذاتی زندگی کی حفاظت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ کسی فرد کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا، اس کی بات چیت کو خفیہ طور پر ریکارڈ کرنا، یا اس کے خطوط اور ای میلز کو پڑھنا قانوناً جرم تصور کیا جاتا ہے۔ ان قوانین کا مقصد لوگوں کو ان کے حقوق فراہم کرنا اور انہیں ایک محفوظ اور آزاد ماحول میں زندگی گزارنے کا موقع دینا ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے "انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ" (2002) کے تحت، کسی کی نجی معلومات تک غیر قانونی رسائی حاصل کرنا ایک سنگین جرم ہے، اور اس میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ قانونی تحفظ اور ذاتی زندگی کے احترام کا تعلق صرف فرد کی ذاتی آزادی اور سکون سے نہیں بلکہ پورے معاشرتی نظام کی بہتری سے بھی ہے۔ جب لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی نجی زندگی قانونی طور پر محفوظ ہے، تو وہ زیادہ اعتماد کے ساتھ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اس سے معاشرتی تعلقات میں بہتری آتی ہے اور افراد اپنے حقوق کو بہتر طریقے سے سمجھنے اور ان کا دفاع کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ جب ہر فرد یہ جانتا ہے کہ اس کی ذاتی زندگی کو قانون کے تحت تحفظ حاصل ہے، تو وہ اپنی زندگی کو کھلے دل اور سکون سے گزارنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

ذاتی زندگی کا تحفظ نہ صرف انسانی وقار کی بحالی کے لیے ضروری ہے بلکہ معاشرے میں امن و سکون قائم رکھنے کے لیے بھی اہم ہے۔ جب لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی نجی زندگی قانونی طور پر محفوظ ہے، تو وہ زیادہ اعتماد کے ساتھ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ قانون کا یہ پہلو معاشرے میں انصاف، برابری، اور انسانی حقوق کے تحفظ کو فروغ دیتا ہے، جو کسی بھی قوم کی ترقی کا بنیادی عنصر ہے۔ اس طرح، ذاتی زندگی کے تحفظ کے قانون کی اہمیت معاشرتی ترقی اور فلاحی معاشرہ کے قیام میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

5. ذاتی زندگی میں مداخلت کے طویل المدتی اثرات

ذاتی زندگی میں مداخلت کے طویل المدتی اثرات فرد کی ذہنی، جذباتی، اور سماجی حالت پر گہرے اور پیچیدہ اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ اثرات نہ صرف فرد کے اندرونی دنیا کو متاثر کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرتی ڈھانچے میں بھی تبدیلیاں لاسکتے ہیں، جس سے ایک غیر متوازن معاشرتی ماحول پیدا ہوتا ہے۔ مداخلت کے نتیجے میں افراد میں غصہ، انتقام کا جذبہ، اور قانونی چارہ جوئی کے رجحانات پیدا ہوسکتے ہیں، جو طویل المدتی میں معاشرتی توازن کو بگاڑ سکتے ہیں۔

- **غصہ اور انتقام کا جذبہ**

ذاتی زندگی میں مداخلت کے نتیجے میں فرد کے اندر غصہ اور انتقام کا جذبہ پیدا ہوسکتا ہے، جو اس کی شخصیت میں منفی تبدیلیاں لا سکتا ہے۔ جب کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت کی جاتی ہے، تو فرد خود کو بے عزت، مغلوب، اور بے وقعت محسوس کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں غصہ اور نفرت کا احساس پیدا ہوتا ہے، جو اسے دوسرے لوگوں کے خلاف جارحانہ رویہ اختیار کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ ایسا فرد اپنے جذبات کی تسکین کے لیے انتقامی کارروائی کرنے کی سوچتا ہے، چاہے وہ مداخلت کرنے والے فرد کے ساتھ براہ راست تعلق رکھتا ہو یا نہ ہو۔ یہ انتقام کا جذبہ فرد کی شخصیت کو مزید توڑ سکتا ہے، اور اس کے انسانی تعلقات میں دراڑیں ڈال سکتا ہے۔ یہ جذبات فرد کو اپنے اجتماعی تعلقات سے بھی دور کر دیتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلسل دفاعی حالت میں محسوس کرتا ہے۔ اس نوع کی جذباتی حالت میں زندگی گزارنے والے افراد اکثر اضطراب، ذہنی دباؤ، اور افسردگی کا شکار ہو جاتے ہیں، جو طویل المدتی میں ان کے نفسیاتی اور جسمانی صحت پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ رضا شہزاد عالم لکھتے ہیں

> "جب غصہ بے قابو ہو جائے تو بدلے کی آگ بھڑکتی ہے جو بہت بڑے نقصانات کروا دیتی ہے۔ بعض اوقات دو لوگوں کے درمیان عدم برداشت کی وجہ سے جھگڑا ہوتا ہے جو ایک فرد کے قتل سے شروع ہو کر آنے والی کئی نسلوں اور خاندانوں کے جھگڑوں میں تبدیل ہو جاتا ہے اور بے شمار افراد جان سے جاتے ہیں، پھر خاندانوں اور قبیلوں میں دشمنیاں جاری رہتی ہیں۔"[15]

- **خود اعتمادی کا نقصان**

ذاتی زندگی میں مداخلت کا شکار ہونے والے افراد اپنی خود اعتمادی کو کھو سکتے ہیں۔ جب کسی کی ذاتی معلومات یا ان کے راز پھیلائے جاتے ہیں، تو فرد میں خود کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے کی صلاحیت میں کمی آجاتی ہے۔ وہ یہ سوچنے لگتا ہے کہ اگر اس کی ذاتی زندگی کو اس طرح بے عزتی کا سامنا ہو سکتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ کس طرح کھل کر بات کر سکتا ہے۔ خود اعتمادی کا فقدان فرد کو اپنے خیالات، جذبات، اور رائے کا اظہار کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔ اس کا معاشرتی کردار متاثر ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں ایک دفاعی ردعمل اختیار کرتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ لوگوں سے دور ہو جاتا ہے اور دوسروں پر بھروسہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ خود اعتمادی کے اس نقصان سے فرد کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی دونوں میں مسائل پیدا ہوسکتے ہیں، کیونکہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو کمتر سمجھنے لگتا ہے بلکہ اس کی کامیابی کی راہیں بھی بند ہو جاتی ہیں۔

- **معاشرتی تعلقات میں دراڑیں**

ذاتی زندگی میں مداخلت کا اثر افراد کے درمیان تعلقات پر بھی پڑتا ہے۔ مداخلت کرنے والے فرد کی جانب سے کی جانے والی کارروائیاں نہ صرف ذاتی تعلقات بلکہ پورے سماجی ڈھانچے میں تناؤ پیدا کرتی ہیں۔ جب کسی کی نجی زندگی میں مداخلت کی جاتی ہے، تو یہ اس

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

کے تعلقات میں شک، عدم اعتماد، اور منافرت کی فضاء پیدا کر دیتی ہے۔ اگر کسی فرد کی ذاتی زندگی کی تفصیلات یا اس کے نجی معاملات دوسروں کے سامنے لائے جاتے ہیں تو یہ اس کے خاندان، دوستوں، اور رشتہ داروں کے درمیان بھی فاصلے پیدا کرتا ہے۔ اس سے فرد اپنے قریبی حلقوں میں بھی خود کو الگ اور غیر محفوظ محسوس کرتا ہے، اور اس کے تعلقات میں دراڑیں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس عدم اعتماد کی فضا کے نتیجے میں، افراد اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ مکمل طور پر جڑنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں، اور معاشرتی سطح پر وہ ایک اجنبی ماحول میں رہتے ہیں۔

- **قانونی چارہ جوئی اور پیچیدگیاں**

ذاتی زندگی میں مداخلت کے اثرات طویل المدتی طور پر قانونی چارہ جوئی کی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جب افراد اپنی ذاتی زندگی میں مداخلت کا شکار ہوتے ہیں، تو وہ اکثر اپنی عزت اور حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی راستے اختیار کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ قانونی جنگوں کی صورت میں نکل سکتا ہے، جو نہ صرف افراد کے لیے وقت اور وسائل کا ضیاع ہوتی ہیں بلکہ یہ پورے معاشرتی ڈھانچے کو بھی پیچیدگیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ یہ قانونی اقدامات نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی پر اثر ڈالتے ہیں بلکہ معاشرتی سطح پر بھی ایک منفی اثر پیدا کرتے ہیں۔ جب لوگ اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی لڑائیاں لڑتے ہیں، تو یہ ان کے ذہنی سکون کو متاثر کرتی ہیں اور پورے معاشرتی توازن کو غیر مستحکم کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ، جب قانونی ادارے کسی فرد کی ذاتی زندگی میں مداخلت کے معاملے کو حل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو یہ افراد کی نظم و ضبط کے خلاف بغاوت کا سبب بن سکتا ہے۔

- **ذاتی زندگی کی حفاظت اور تحفظ**

ان تمام اثرات کے پیش نظر، یہ ضروری ہے کہ ذاتی زندگی کے احترام کو فروغ دیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر فرد کو اس کی نجی زندگی میں مکمل آزادی اور تحفظ حاصل ہو۔ افراد کی ذاتی زندگی کا احترام نہ صرف اخلاقی طور پر ضروری ہے بلکہ یہ قانونی طور پر بھی ایک حق ہے۔ اسلامی تعلیمات، اخلاقی اقدار، اور قانونی نظام کا مقصد یہی ہے کہ معاشرے میں انصاف، عزت، اور ہم آہنگی کو برقرار رکھا جائے۔ اسلام میں ذاتی زندگی کی حفاظت کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ کسی کی نجی زندگی میں مداخلت نہ کی جائے۔ اس بات کی اہمیت بیان کی ہے کہ ہر فرد کو اس کی ذاتی زندگی میں مکمل آزادی حاصل ہونی چاہیے۔ اسلام میں افراد کے حقوق اور ذاتی زندگی میں مداخلت کی حدود واضح کی گئی ہیں۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا"[16]

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت نہ جاؤ، جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور وہاں کے لوگوں پر سلام نہ کرو۔"

کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت صرف اس صورت میں جائز ہوتی ہے جب معاشرتی یا قانونی مفاد میں اس کی ضرورت ہو۔ جیسے کہ کسی کا جان بچانے یا غیر قانونی کام کرنے والے شخص کی نشاندہی کرنا ضروری ہو۔ تاہم، یہ مداخلت صرف اس حد تک ہونی چاہیے جو ضروری ہو، اور اس میں فرد کی عزت نفس کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ ہر فرد کی ذاتی زندگی اور پرائیویسی کا احترام کرنا معاشرتی امن کے لیے ضروری ہے۔ جب افراد اپنی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنے سے گریز کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں، تو یہ پورے معاشرے میں سکون اور ہم آہنگی کا باعث بنتا ہے۔

اس کے علاوہ، دنیا کے دیگر مذاہب اور عالمی معاہدوں میں بھی ذاتی زندگی کی حفاظت کے اصولوں کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

اقوامِ متحدہ کے "اعلانِ حقوقِ انسانی" میں بھی ذاتی زندگی کی حفاظت کو ایک بنیادی انسانی حق قرار دیا گیا ہے:

"کسی شخص کی نجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے گی اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کیے جائیں گے۔ ہر شخص کا حق ہے کہ قانون اسے حملے یا مداخلت سے محفوظ رکھے۔ ہر فرد کو اپنی ذاتی زندگی، خاندان، رہائش، اور مراسلات کے راز کی حفاظت کا حق ہے۔"[17]

اس عالمی منشور کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ہر فرد کی ذاتی زندگی کا احترام کرنا ایک عالمی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔ جب افراد کو یہ یقین ہوتا ہے کہ ان کی نجی زندگی محفوظ ہے، تو وہ اپنے خیالات اور جذبات کو آزادانہ طور پر ظاہر کر سکتے ہیں اور ایک صحت مند اور متوازن معاشرتی ماحول میں رہ سکتے ہیں۔ ذاتی زندگی کے احترام اور تحفظ کا اہتمام معاشرتی ہم آہنگی کے لیے ضروری ہے، اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہر فرد کی نجی آزادی کا مکمل خیال رکھا جائے۔

6. ذاتی زندگی میں مداخلت کے احترام کے اصول

ذاتی زندگی کے احترام کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی نجی زندگی میں مکمل آزادی اور تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ یہ اصول نہ صرف اخلاقی اور مذہبی لحاظ سے اہم ہیں بلکہ سماجی اور قانونی پہلوؤں سے بھی اس کی اہمیت نمایاں ہے۔ ذاتی زندگی کے احترام کے اصول افراد کو ان کی عزت، وقار، اور ان کی ذاتی حدود کی حفاظت فراہم کرتے ہیں۔ ذیل میں ذاتی زندگی کے احترام کے چند اہم اصول بیان کیے جا رہے ہیں:

- ہر فرد کو اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کی آزادی حاصل ہونی چاہیے۔ یہ اصول اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کسی بھی فرد کو اپنی زندگی کے ذاتی امور میں مداخلت کا حق نہیں ہونا چاہیے۔ اسلام میں بھی انسان کی ذاتی آزادی کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اس کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔
- ذاتی زندگی کا احترام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی پرائیویسی کی حفاظت کی جائے۔ اس میں فرد کے نجی باتوں، اس کے ذاتی تعلقات، اور اس کی ذاتی معلومات کا کسی دوسرے فرد کے ساتھ غیر قانونی طور پر شیئر کرنا شامل نہیں ہونا چاہیے۔
- کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت کا ایک طریقہ اس کی غیبت یا بہتان بازی کرنا ہے۔ اسلام میں غیبت کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے، اور اس سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک مسلمان کو دوسرے کی ذاتی زندگی میں دخل اندازی کرتے وقت اس کے حقوق کا احترام کرنا چاہیے اور اس کی عزت نفس کو محفوظ رکھنا چاہیے۔
- کسی بھی شخص کے ذاتی امور میں مداخلت کرنے سے پہلے اس کی اجازت یا موافقت حاصل کرنا ضروری ہے۔ ذاتی زندگی میں کسی کی مداخلت تب تک جائز نہیں ہوتی جب تک کہ وہ خود اپنی رضامندی نہ دے۔ اس اصول کے مطابق، انسانوں کو دوسروں کی ذاتی معلومات یا فیصلوں کے بارے میں تب تک گفتگو یا فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خود اس کے لیے تیار نہ ہوں۔
- ہر فرد کی ذاتی زندگی کا احترام کرنا نہ صرف اس کے حق کا احترام ہے، بلکہ یہ پورے معاشرتی نظام کی اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ اگر معاشرہ اس اصول پر عمل کرے گا تو یہ مجموعی طور پر ایک محفوظ اور ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوگا۔ افراد کو ایک دوسرے کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی سے گریز کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کی ذاتی حدود کا احترام کرنا چاہیے۔

- ذاتی زندگی کا احترام کرنا ایک قانونی فرض بھی ہے۔ بہت سے ممالک میں افراد کی پرائیویسی کے تحفظ کے لیے قوانین موجود ہیں۔ ان قوانین کا مقصد کسی بھی شخص کی ذاتی زندگی میں مداخلت سے بچانا اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ اگر کسی کی ذاتی زندگی میں غیر قانونی طور پر مداخلت کی جائے، تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔
- ذاتی زندگی کے احترام کا ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ ہمیں دوسرے افراد کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا چاہیے۔ بعض اوقات، کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت جذباتی یا ذہنی تکلیف کا سبب بن سکتی ہے۔ ایسے میں دوسروں کی عزت نفس اور جذبات کا احترام کرنا ضروری ہے تاکہ وہ خود کو محفوظ اور آزاد محسوس کریں۔
- ذاتی زندگی کے احترام کے اصول میں ایمانداری اور شفافیت بھی شامل ہے۔ جب ہم کسی دوسرے شخص کی ذاتی زندگی کے بارے میں بات کرتے ہیں یا اس کی معلومات شیئر کرتے ہیں، تو ہمیں سچائی اور امانت داری کے ساتھ اس کی عزت کرنی چاہیے۔ جھوٹ یا فریب کے ذریعے کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنا غیر اخلاقی عمل ہے اور اس سے فرد کی عزت اور وقار متاثر ہوتا ہے۔
- ذاتی زندگی کے احترام میں اعتماد کا بنیادی کردار ہے۔ اگر کسی کے ساتھ ذاتی تعلقات ہیں تو یہ ضروری ہے کہ ان تعلقات میں ایک دوسرے کے راز اور ذاتی معلومات کا احترام کیا جائے۔ اعتماد ایک مضبوط رشتہ کی بنیاد ہے، اور اس کے بغیر ذاتی زندگی کا احترام ممکن نہیں۔

ذاتی زندگی کے احترام کے یہ اصول نہ صرف فرد کی حفاظت کے لیے ضروری ہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی اصولوں کے فروغ کے لیے بھی اہم ہیں۔ ان اصولوں کی پیروی سے ہم ایک محفوظ اور ذمہ دار معاشرتی ماحول تخلیق کرسکتے ہیں جہاں ہر فرد کی عزت اور حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ اگر ہم ان اصولوں کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنائیں تو ہم نہ صرف اپنے معاشرتی تعلقات میں بہتری لاسکتے ہیں بلکہ ایک مضبوط اور ہمدرد معاشرتی ڈھانچہ بھی قائم کرسکتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا"[18]

"ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔"

اس حدیث مبارک میں مسلمانوں کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دے کر اجتماعیت کا درس دیا گیا ہے کہ جس طرح عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے اور پھر ساری اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر عمارت کو مضبوط بناتی ہیں، اسی طرح مسلمان ہیں جو ایک دوسرے کے معاون اور دست و بازو ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھانے کے لیے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرکے بتایا کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط و متحد رہیں جس طرح یہ انگلیاں ہیں۔

7. عصر حاضر میں ذاتی زندگی میں مداخلت کے احترام کی ضرورت

عصر حاضر میں ذاتی زندگی کا احترام اس قدر اہمیت اختیار کرچکا ہے کہ اسے معاشرتی، نفسیاتی اور اخلاقی ضرورت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی، سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال، اور عالمی سطح پر انٹرنیٹ کی رسائی نے افراد کی ذاتی زندگیوں میں مداخلت کے نئے طریقے پیدا کیے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ لوگ اپنے ذاتی معاملات میں زیادہ حساس ہوگئے ہیں اور ان کی نجی زندگی کے تحفظ کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ ذاتی زندگی کا احترام کرنا انسانوں کی عزت نفس اور وقار کا اہم حصہ ہے اور یہ معاشرتی ہم آہنگی اور فرد کی ذہنی

سکونت کے لیے ضروری ہے۔ اس کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ جدید قانون، مذہب، اور اخلاقیات سب اسے فرد کی بنیادی آزادیوں اور حقوق کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔[19]

عصر حاضر میں ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی موجودگی نے افراد کی ذاتی زندگیوں پر غیر معمولی اثرات مرتب کیے ہیں۔ فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام اور دیگر سوشل پلیٹ فارمز پر لوگ اپنے ذاتی تجربات، خیالات، اور احساسات کا اشتراک کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی ان پلیٹ فارمز پر ذاتی معلومات کا بے جا استعمال بھی ہو رہا ہے۔ کسی کی ذاتی زندگی میں تجسس کرنا، اس کی تصاویر یا معلومات کا غلط استعمال کرنا، اور ان کی پرائیویسی کی خلاف ورزی کرنا ایک عام مسئلہ بن چکا ہے۔ اسی لیے، ذاتی زندگی کا احترام کرنا آج کے دور میں نہایت ضروری ہو گیا ہے تاکہ افراد کی عزت اور ذاتی حدود کا تحفظ کیا جا سکے۔ سوشل میڈیا پر ذاتی معلومات کی بے جا افشا کا مسئلہ اس قدر بڑھ چکا ہے کہ کئی ممالک میں اس پر قانونی اقدامات کیے گئے ہیں۔

ذاتی زندگی میں مداخلت کا احترام صرف فرد کی پرائیویسی سے ہی نہیں بلکہ اس کے بنیادی حقوق سے بھی وابستہ ہے۔ ہر فرد کو اپنی ذاتی زندگی میں آزادی حاصل ہے اور اسے کسی دوسرے شخص کی مداخلت سے بچانا ایک معاشرتی ذمہ داری ہے۔ مثلاً، کسی کی نجی معلومات یا تفصیلات اس کی اجازت کے بغیر افشاں کرنا یا اس کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنا نہ صرف اخلاقی طور پر غلط ہے بلکہ یہ قانونی طور پر بھی قابل سزا عمل ہے۔ ذاتی زندگی کے تحفظ سے متعلق قوانین دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہیں، جیسے کہ "پرائیویسی کے حقوق (Right to Privacy)" جو کہ افراد کو ان کی ذاتی زندگی میں مداخلت سے بچانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ان قوانین کا مقصد افراد کو اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں فیصلے کرنے کا اختیار دینا ہے، اور یہ اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کوئی دوسرا ان کی ذاتی حدود میں مداخلت نہ کرے۔[20]

ذاتی زندگی میں مداخلت کا احترام صرف معاشرتی سطح پر ہی نہیں، بلکہ فرد کی ذہنی سکونت اور خوشی کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے۔ جب افراد کو اپنی ذاتی زندگی میں آزادی اور رازداری کا احساس ہوتا ہے تو وہ زیادہ خود مختار اور محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان کی ذہنی سکونت میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ ان کی خود اعتمادی اور خوشی بھی بڑھتی ہے۔ بر عکس اس کے، اگر کسی شخص کی ذاتی زندگی میں مسلسل مداخلت کی جائے، تو اس کی ذہنی صحت پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جیسے کہ اضطراب، افسردگی، اور خود اعتمادی کی کمی۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ مداخلت کا شکار افراد میں ذہنی مسائل اور جذباتی عدم سکونت بڑھ جاتی ہے، جو ان کے معاشرتی اور ذاتی تعلقات کو متاثر کرتی ہے۔ جدید دور میں جہاں معاشرتی روابط تیز اور وسیع ہو چکے ہیں، وہاں ہر فرد کی ذاتی زندگی کا احترام کرنا بھی ضروری ہے تاکہ معاشرتی ہم آہنگی قائم رکھی جا سکے۔ جب افراد ایک دوسرے کی ذاتی زندگی کی حدود کا احترام کرتے ہیں، تو اس سے معاشرے میں اعتماد اور تعاون کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے رازوں، احساسات اور ذاتی معلومات کا احترام کرتے ہیں، جو کہ ایک سالم اور اخلاقی معاشرے کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس سے نہ صرف معاشرتی رشتہ مستحکم ہوتا ہے بلکہ افراد کی اخلاقی ذمہ داریوں کا بھی صحیح طور پر ادراک ہوتا ہے۔ معاشرتی ہم آہنگی میں اس قدر اہمیت رکھی گئی ہے کہ اس کو عالمی انسانی حقوق میں شامل کیا گیا ہے۔[21]

ذاتی زندگی کا احترام کرنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ اس سے فرد کی ذہنی سکونت میں اضافہ ہوتا ہے، اس کی عزت نفس محفوظ رہتی ہے، اور وہ اپنی زندگی میں زیادہ خوش اور مطمئن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، جب افراد ایک دوسرے کی ذاتی حدود کا احترام کرتے ہیں تو اس سے معاشرتی تعلقات میں بھی بہتری آتی ہے اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ ذاتی زندگی کا احترام کرنا ایک ایسا عمل ہے جو معاشرتی سطح پر نہ صرف افراد کے تعلقات کو مضبوط کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی اقدار کو بھی بلند کرتا ہے۔[22]

عصر حاضر میں ذاتی زندگی کا احترام کرنا ایک ضرورت بن چکا ہے، جو کہ فرد کی عزت نفس، ذہنی سکونت، اور معاشرتی ہم آہنگی کے

لیے ضروری ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں، جب ہر فرد کی ذاتی معلومات تک رسائی حاصل کرنا آسان ہو گیا ہے، ذاتی زندگی کے احترام کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات، قانونی قوانین اور اخلاقی ذمہ داریوں کے تحت، ہمیں اپنے ذاتی معاملات میں مداخلت سے گریز کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا چاہیے، تاکہ ایک مضبوط، اخلاقی اور ہم آہنگ معاشرہ قائم کیا جا سکے۔[23]

ہمیں اپنے معاشرتی ماحول میں کئی خوبیاں ملتی ہیں، جن میں ہمدردی، ایثار اور دوسروں کی مدد کرنا شامل ہیں۔ جب کسی شخص پر کوئی مشکل وقت آتا ہے، تو اس کا خاندان یا دوست اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے، اخلاقی اور مالی طور پر اس کی مدد کرتا ہے۔ یہ ایک خوبصورت اور مثالی رویہ ہے جو ہمارے معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہے۔ تاہم، اس ہمدردی کے جذبات کے دوران، ایک اور پہلو بھی اہمیت رکھتا ہے جس پر ہمیں غور کرنا ضروری ہے، اور وہ ہے ذاتی حدود کی اہمیت اور اس کی تقدس۔ ہم سب کے پاس مختلف وسائل اور آرام دہ چیزیں ہیں جیسے گاڑیاں، سمارٹ فونز، یا دوسرے ذاتی سامان، جنہیں ہم اپنی ملکیت سمجھتے ہیں۔ تاہم، ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی دوسری چیز سے زیادہ قیمتی ہے اور وہ ہے "ذاتی حدود"۔ ہر انسان کی ذاتی حدود اس کی سب سے بڑی ملکیت ہوتی ہیں، اور یہ وہ مقام ہوتا ہے جہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ، آزاد اور پرسکون محسوس کرتا ہے۔

ایک مشہور مصنف، ہاررٹ لانس، نے اپنے ایک مضمون میں اس بات پر زور دیا تھا کہ ذاتی حدود کا احترام کرنے سے لوگوں کے درمیان تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور غیر ضروری تنازعات سے بچا جا سکتا ہے۔ وہ اپنی تحریر میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ "جب آپ کسی کی ذاتی حدود میں مداخلت کرتے ہیں، تو آپ اس کی آزادی اور سکون کو چھین لیتے ہیں، اور ایسا کبھی نہیں کرنا چاہیے۔" ایموشنل یا جذباتی حدود بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ وہ حدود ہیں جنہیں انسان اپنے اندرونی احساسات، جذبات اور خیالات کی حفاظت کے لیے قائم کرتا ہے۔ جب کسی کی جذباتی حدود کی خلاف ورزی کی جاتی ہے، تو وہ نہ صرف ناراض ہو سکتا ہے بلکہ وہ خود کو ذہنی طور پر کمزور اور غیر محفوظ محسوس کرتا ہے۔ اس بات کی مثالیں زندگی کے مختلف مواقع پر ملتی ہیں، جیسے جب کوئی شخص کسی کے ذاتی راز یا جذباتی تجربات کو جاننے کی کوشش کرتا ہے، تو وہ اس کی ذاتی حدود کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

رابرٹ فراسٹ نے ایک دفعہ کہا تھا کہ "اچھی باڑ اچھے پڑوسی پیدا کرتی ہے"، اور اس کا مطلب یہ تھا کہ جب ہم اپنی حدود واضح طور پر متعین کرتے ہیں، تو ہم نہ صرف خود کو محفوظ رکھتے ہیں بلکہ دوسروں کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرتے ہیں۔ یہی خیال اگر ہم اپنے معاشرتی تعلقات میں اپنائیں، تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ذاتی حدود کا احترام کرنے سے ہمارے درمیان کشیدگی کم ہوتی ہے اور ہم ایک دوسرے کی آزادی کا احترام کرتے ہیں۔ اسی طرح "فائنانشل باؤنڈری" بھی ایک اہم پہلو ہے جسے ہم اکثر نظرانداز کرتے ہیں۔ ہماری معاشرتی زندگی میں، کچھ لوگ دوسروں کی مالی حالت کے بارے میں بے تکے سوالات کرتے ہیں، جیسے ان کی آمدنی یا ان کے اخراجات کے بارے میں۔ یہ ایک بہت بڑی ذاتی حدود کی خلاف ورزی ہے، کیونکہ ہر فرد کی مالی حالت اس کی ذاتی زندگی کا حصہ ہوتی ہے اور اس میں دخل اندازی کرنا غیر اخلاقی ہے۔ ایک اور بات ہمیں "ٹائم اینڈ انرجی باؤنڈری" کے بارے میں بھی سوچنا ضروری ہے۔ ہم اپنے وقت اور توانائی کا استعمال کس طرح اور کہاں کرتے ہیں، یہ ہمارا ذاتی حق ہے۔ جب کوئی شخص ہماری مرضی کے بغیر ہمارا وقت اور توانائی استعمال کرنا چاہتا ہے، تو یہ ہماری ذاتی حدود کی خلاف ورزی ہے۔ ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم اپنی ذاتی حدود کو واضح طور پر متعین کریں اور دوسروں کو ان میں مداخلت کرنے کا موقع نہ دیں۔[24]

یہ تمام مثالیں ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ ذاتی حدود کا احترام نہ صرف ہماری ذاتی سکون کی ضمانت ہے، بلکہ اس سے ہمارے معاشرتی تعلقات بھی بہتر اور مستحکم ہوتے ہیں۔ جب ہم اپنی ذاتی حدود کی حفاظت کرتے ہیں اور دوسروں کی حدود کا احترام کرتے ہیں، تو ہم ایک بہتر

اور پر سکون زندگی گزار سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی میں ذاتی حدود کو ایک اصول کے طور پر اپنانا چاہیے تاکہ ہم اپنے ذہنی سکون اور خوشی کو برقرار رکھ سکیں۔

8. خلاصۃ البحث

ذاتی زندگی میں مداخلت کا مسئلہ مذہبی، قانونی اور سماجی تناظر میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اسلامی تعلیمات واضح طور پر فرد کی نجی زندگی کے احترام پر زور دیتی ہیں، جہاں قرآن وحدیث میں تجسس، غیبت، اور بلاوجہ مداخلت سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح، قانونی نقطہ نظر سے بھی ہر شخص کے نجی حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے قوانین موجود ہیں، جن میں خاص طور پر جدید ٹیکنالوجی کے تناظر میں سائبر جرائم کے خلاف سخت اقدامات شامل ہیں۔

سماجی لحاظ سے، اگر افراد ایک دوسرے کے ذاتی دائرے کا احترام کریں اور بلاوجہ دوسروں کی زندگی میں مداخلت سے گریز کریں، تو اس سے باہمی اعتماد اور محبت کو فروغ ملے گا۔ تاہم، موجودہ دور میں ڈیجیٹل دنیا میں پرائیویسی کی خلاف ورزیاں ایک نیا چیلنج بن چکی ہیں، جس کے لیے مؤثر قوانین، سماجی شعور، اور اخلاقی تربیت کی ضرورت ہے۔ لہٰذا، ایک متوازن اور پرامن معاشرہ تشکیل دینے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلامی، قانونی، اور سماجی اصولوں کی پاسداری کریں، افراد کی نجی زندگی کا احترام کریں، اور ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے اجتناب کریں۔ اس طرح ہم ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں جہاں ہر شخص اپنی زندگی کو آزادی، عزت، اور تحفظ کے ساتھ گزار سکے۔

نتائج موضوع

اس مضمون سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. فرد کی نجی زندگی کو شریعت مطہرہ نے نہایت اہم قرار دیا ہے اور اسے معاشرے میں قبول بھی کیا گیا ہے۔
2. افراد جب ایک دوسرے کے ذاتی دائرے کا احترام کریں، تو اس سے باہمی اعتماد اور محبت کو فروغ ملے گا۔
3. فرد کی نجی زندگی میں مداخلت کا مسئلہ مذہبی، قانونی اور سماجی حیثیت کا حامل ہے۔
4. عصر حاضر میں جب دنیا میں پرائیویسی کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں تو اس کے لیے مؤثر قانون سازی اور اخلاقی تربیت کی ضرورت ہے۔

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

[1] القرآن 12:49

Al-Qur'an, 49:12

[2] مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی" خزائن العرفان" مترجم: امام احمد رضا خان، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی، 2011ء، ص863

Mulana Muhammad Naim ul Din Muradabadi" khazin ul Irfan" Mutarjim ; Imam Ahmad Raza Khan, Maktabat ul Madina Dawat islami,2011,P:863

[3] امام بخاری اسماعیل" صحیح بخاری" كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، کتاب الایمان، ملت پبلی کیشنز، لاہور، 1892ء، رقم الحدیث:10

Imam Bukhari,Muhammad Bin Ismail,Sahi Bukhari,Kitab Ul Eman,Bab Almuslim Min Slm Ul Muslimun Min Lisanihe Wayadhu,Kitab Ul Eman,Mllat Publications,Lahore,1892,Hadith No.10

[4] سلیمان بن الاشعث السجستانی ابوداود "سنن ابی داود" كتاب الأدب، باب في الغيبة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2016ء، رقم الحدیث:4880

Suleman bin ashes Al sajastani, Abu Dawood "sunan abi Dawood" kitab ul adab, Bab fil gibat, Zia ul Quran publications, Lahore, 2016,Hadith No. 4880

[5] سید جلال الدین عمری، اسلام انسانی حقوق کا پاسبان، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، 2005، ص56

Syed Jalal Ul Din Umeri,Islam Insani Haqoq ka Pasban,Markazi Mktaba Islami Publishers, New Dehli, 2005,P.56

[6] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابي داود" كتاب الأدب، باب في الغيبة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2016، رقم الحدیث : 4880

Suleman bin ashes Al sajastani, Abu Dawood "sunan abi Dawood" kitab ul adab, Bab fil gibat, Zia ul Quran publications, Lahore, 2016,Hadith No. 4880

[7] سعد اختر، آرٹیکل حقوق کی ادائیگی کیوں ضروری ہے؟ رائے ادارتی مضامین، ٹائم 1:30، 2 اکتوبر 2024، ص1

Saad Akhtar, article Hadoodh ki adaagi kyon zaruri hai? Rai adarti mazameen, Time1:30,2 October 2024,P. 1

[8] سید جلال الدین عمری، اسلام انسانی حقوق کا پاسبان، ص83، 82

Syed Jalal Ul Din Umeri,Islam Insani Haqoq ka Pasban,P.82-83

[9] سید جلال الدین عمری، اسلام انسانی حقوق کا پاسبان، ص83

syed Jalal Ul Din Umeri,Islam Insani Haqoq ka Pasban,P.83

[10] القرآن 10:49

Al-Qur'an 49:10

[11] درویش، محمد فہیم، الشرعية الدولية لحقوق الانسان بين سيادة السلطة وحكم القانون، القاہرۃ، 2007، ص5

Darvesh, Muhammad Faheem, Al Sharia aldolia lihaqooq ul insan Bina siyadat alsultatwa hukm Al qanoon, Alqahera , 2007, P. 5

[12] اشتیاق چودھری" آرٹیکل اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا عالمی منشور" دفعہ 29، 12 جون 2024، ص2

Ishtiaq Chaudhary" article aqwam muthida ka insani haqooq ka almi manshor" dafa 29,12 June 2024,P. 2

Vol.3, Issue 01, Jan. to July. 2025,
Page No. 38- 53

[13] ابو عیسیٰ محمد ترمذی "سنن ترمذي"كتاب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في السّتر على المسلم،شبیر برادرز لاہور، رقم الحدیث:1425

Abu ESA Muhammad Tirmizi" Sunan Tirmizi" Kitaab ul Hadood, Bab Ma ja fi satar Al Muslim, Shabir brothers, Lahore, Hadith No: 1425

[14] پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ(PECA)"، شق21(Sec 21)اور شق24(Sec 24) پاکستان،2016

Prevention of electric crimes act"(PECA),shiq 21(Sec 21) or shiq 24 (Sec 24) Pakistan, 2016

[15] رضا شہزاد عالم، آرٹیکل غصہ اور بدلے کی آگ، ہم سب، شمارہ نمبر5، 2/07/2023، ٹائم12:37، ص1

Raza Shahzad alam, article gussa aur badle ki aag, Ham sab,Shumara No 5, 2/7/2023, Time 12:37,P.1

[16] القرآن 27:24

Al-Qur'an, 24:27

[17] مولانا ابو عمار زاہد الراشدی، الشریعہ، اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا عالمی منشور جلد15، شمارہ6، جون2004ء،(دفعات12 اور13) ص3

Maulana Abu Amar zahid Alrashidi, Al Sharia, aqwam muthida ka insani haqooq ka almi manshor, jild 15, Shumara No 6 , june 2004,(dafat 12 or 13),P.3

[18] شہاب الدین القضائی رحمہ اللہ، مسند الشہاب، البخاري باب.المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا،دار لکتب العلمیہ، بیروت لبنان، رقم الحدیث481

Shahabuddin Al qazai Rahi mohalla, musnid alshahab, Al bukhari, bab. Almumin lilmumin kalbunyan yashud badahu bada, Darul kutab Almiya baroot lubnan, Hadith No 481

[19] Diggelmann, O. and Cleis, M.N., 2014. How the right to privacy became a human right. Human Rights Law Review, 14(3), pp.441-458.

[20] Solove, D.J. and Schwartz, P.M., 2022. An Overview of Privacy Law Edition 6 in 2022. Chapter, 1pp. 07.

[21] Yücel, Z. (2024) 'From Natural Law to Universal Declarations: Implications for International Human Rights Treaties and the Responsibility to Protect', Yönetim ve Ekonomi Araştırmaları Dergisi, 21(4), pp. 54–87.

[22] Alaei, F., Nouroozi, F. and Dehghan, H. (2023) 'The Role of Sense of Security and Social Cohesion in Adherence to Social Moral Values', 5(2), pp. 41–48.

[23] Yücel, Z. (2024) 'From Natural Law to Universal Declarations: Implications for International Human Rights Treaties and the Responsibility to Protect', Yönetim ve Ekonomi Araştırmaları Dergisi, 21(4), pp. 54–87.

[24] قاسم علی شاہ، آرٹیکل اپنی اپنی حد میں رہیے، غور و طلب، شمارہ نمبر14، ص3

Qasim Ali Shah, Article Apni Apni had me rahiye, goro talab, Shumara No 14 ,P. 3